Nimra Afzal
29437-Nimra Afzal

اسلام کیا ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

تعارف

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے ایک متوازن اور مکمل تصورِ حیات دیا ہے اور جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام یہ بتاتا ہے کہ زندگی کس طرح بسر کی جائے؟ کیا عمل کیا جائے اور کس سے پرہیز کیا جائے؟ اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جس کا کل سرمایۂ حیات کچھ عبادات، چند رسومات اور اذکار ہوں بلکہ اسلام اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی حضرت محمدؐ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں ہدایت فراہم کرتا ہے۔

اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ ہو اور دل سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالقِ حقیقی کی مرضی پوری ہو۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: ۱۹)

ترجمہ: دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

اسلام کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اس کے دوسرے لفظی معنی "امن اور سلامتی" کے ہیں۔

اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے "نبی کریمؐ اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو خبریں اور احکام لے کر آئے ان کی تصدیق کرنا اور ان پر عمل کرنا۔ اللہ کی مرضی کو اپنی خواہشات پر ترجیح دینا اسلام کہلاتا ہے۔

شریعت کے مطابق اسلام کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کی مرضی کو جانتے ہوئے اپنی خواہشات کو ترک کر کے پورے دل سے امن میں داخل ہو جانا اسلام ہے۔

Scanned with CamScanner

اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ : 256)

ترجمہ: دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے

قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (البقرہ : 256)

ترجمہ: بے شک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے

علماء کے مطابق اسلام کی تعریف

حدیث جبرائیل کی رو سے:

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے: انسان اللہ اور اس کے رسول کی گواہی دے اور ارکان اسلام پہ عمل کرے۔

ایک اور حدیث ہے:

"ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے"

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق: "اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو نبی کریمؐ کے ذریعے ہم تک پہنچا"

امام غزالی کے مطابق "اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے: حقوق اللہ اور حقوق العباد"

مولانا صدرالدین اصلاحی فرماتے ہیں: "اگر دین سمجھنا ہے تو قرآن سے سمجھو" ان کے مطابق اسلام ہمارے عقائد اور رسومات کے مجموعے کا نام ہے۔

حدیث رسولؐ ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

اسلام اور قرآن مجید

قرآن مجید میں کئی مقامات پر اسلام کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے" (آل عمران : ۱۹)

ایک اور جگہ اللہ فرماتا ہے:

"اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا" (آل عمران : 85)

Scanned with CamScanner

اسلام اور احادیث رسولؐ

احادیث میں بھی مختلف حوالوں سے اسلام کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا: "کون سا مسلمان افضل ہے؟" آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں" (بخاری و مسلم)
رسول اللہؐ نے فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں"۔
نبی اکرمؐ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے"۔

اسلام کا آغاز

اسلام کا آغاز حضرت آدمؑ سے جبکہ اس کی تکمیل نبی کریمؐ پر ہوتی ہے۔ اس حوالے سے علامہ محمد غزالی مصری فرماتے ہیں:
"وہ غلطی کرے گا جو یہ گمان کرے کہ اسلام اس دین کا نام ہے جو پندرہ سو سال پہلے حضرت محمدؐ لے کر آئے۔ اسلام تو ان تمام رسالتوں کا عنوان ہے ابتدائے تخلیق سے آج تک لوگوں کو ہدایت دیتی چلی آرہی ہیں۔ یہ درست ہے کہ اسلام کی حقیقت اپنے کمال اور آخری شکل تک حضرت محمدؐ کی رسالت میں پہنچی لیکن قرآن کریم نے تمام انبیاء کے پیغامات کو اسلام ہی کا نام دیا ہے"
حضرت یعقوبؑ نے نہ صرف اسلام کی دعوت دی اور وفات تک اسی پہ جمے رہے بلکہ اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرمائی:
ترجمہ: "کیا تم (اس وقت) حاضر تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی، جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انھوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے دادا ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے، اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے"۔ (البقرہ:133)

Scanned with CamScanner

اسلام کا تصورِ الوہیت

اسلام کا تصورِ الوہیت بہت واضح ہے۔ اسلام شرک اور کفر کی تمام اقسام کی نفی کرتا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت سب سے پہلے ضروری ہے۔ اس کے بعد اس کی اطاعت اور اس کے احکام کے نفاذ کا نمبر آتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی پاکی، اس کی تعریف، اس کے اچھے ناموں اور بلند صفات کو جس بھرپور انداز میں اجاگر کیا گیا ہے، اس کی کوئی مثال کسی قدیم کتاب میں نہیں ملتی۔ جب آپ قرآن پڑھیں گے تو ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا مطلق کنٹرول محسوس کریں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور ساری کائنات کا تھامنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔" **(البقرہ: 255)**

جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہو، ہر معاملہ کی تدبیر کر رہا ہو، سماعت و بصارت جس کے اختیار میں ہوں، رات اور دن کو ادلتا بدلتا ہو، ہوائیں چلاتا ہو، بھٹکے ہوؤں کو تاریکیوں سے روشنی میں لاتا ہو، انسان کیوں کر اپنے آپ کو اس کے سپرد نہ کرے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بیٹا منسوب کرے یا اسے اس کے بندوں سے مشابہ قرار دے اس پر قرآن کریم میں شدید غصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "لوگوں نے کہہ دیا، اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے سبحان اللہ وہ تو بے نیاز ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملک ہے۔" **(یونس: 68)**

علامہ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب سیرت النبی میں دو احادیث کے ذریعے توحید کی اہمیت کو بیان کیا ہے:

"توحید ارکانِ اسلام کا پہلا رکن ہے۔"

"اسلام ایک قلعے کی مانند ہے اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔"

تصورِ توحید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا: "کہہ دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں (اخلاص: ۱-۴)

جب انسان قدرت کے مظاہروں پر غور کرتا ہے تو وہ یہ سوچتا ہے کہ جب ایک مٹی کا پیالہ بھی کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بنتا تو اتنی بڑی کائنات کا نظام چلانے والی کون سی ذات ہے۔ وہ ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس بات کو تو سائنس بھی تسلیم کرتی ہے کہ ساری طاقتوں کے اوپر کوئی بڑی طاقت ضرور موجود ہے جو اس کائنات کو چلا رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر دو خدا ہوتے تو پوری کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آ رہا ہے، وہی خدا ہے

اسلام کا تصورِ رسالت

اسلام کا تصورِ رسالت یہود و نصاریٰ کے تصور کی طرح نہیں ہے، وہ کچھ انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ مسلمان رحمتِ عالم سے لے کر حضرت آدمؑ تک ہر اس نبی کو مانتے ہیں جس کا قرآن و سنت میں ذکر ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اترا ہے اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے ہیں۔ سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتاب پر اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔" (البقرہ: 285)

حضرت محمدؐ کو آخری نبی اور رسول ماننا بھی عقیدۂ رسالت کا اہم ترین جزو ہے۔ ختمِ نبوت کو مانے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

(الاحزاب: ۴۰)

Scanned with CamScanner

اسلام کا تصورِ آخرت

اسلام کے نظام زندگی میں آخرت کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ تمام انبیاء کی دعوت میں اسے بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں نیکی اور بدی کا شعور رکھا ہے۔ انبیاء اکرام نے وحی کی روشنی میں اس شعور کو اجاگر کیا ہے اور اللہ کا پیغام انسان تک پہنچایا ہے کہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ یہ پیغام نہ صرف قرآن مجید میں موجود ہے بلکہ قرآن مجید سے پہلے کی کتابوں اور صحیفوں میں بھی بیان ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: "پس زمین اور آسمان کے رب کی قسم! قیامت واقع ہو کر رہے گی، بالکل اسی طرح جس طرح تم بول رہے ہو۔" **(الذاریات: 23)**

اسلام کے تصورِ آخرت میں اور دیگر مذاہب کے تصورِ آخرت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام کا تصورِ آخرت مکمل اور جامع ہے جب کہ دیگر مذاہب میں یہ تصور نامکمل اور ناقص ہے۔

اسلام کا تصورِ اطاعت

اسلام اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا نام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات سننا اور ماننا۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مرضی کے تابع بنائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔" **(لقمان: 22)**

انسان جب اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کا اعلان کرتا ہے اور اس کی تعلیمات کا احترام اور پیروی کرتا ہے تو وہ پوری کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اب کیا یہ لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ چھوڑ کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں حالانکہ آسمان اور زمین کی ساری چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ ہی کی تابع فرمان ہیں اور اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔" **(آل عمران: 83)**

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی۔" **(النساء: 80)**

Scanned with CamScanner

اسلام کا تصورِ عبادت

انسان کا جسم بہت سے اعضاء، ہڈیوں اور اعصاب سے بنا ہے، لیکن کچھ اعضاء کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جنھیں "اعضائے رئیسہ" کہا جاتا ہے جن سے خون کا دوران، سانس، ہاضمہ اور اعصاب وغیرہ کے نظام چلتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جسم میں اور اعضاء نہیں ہوتے یا ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے وہ یہ ہیں: "یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا اور حج کرنا" یہ پانچ ارکان اسلام کے تصورِ عبادت میں سب سے اہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" (2:43)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا ہے جیسے کہ تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم بچ جاؤ۔" (2:183)

اسلام کا تصورِ دعوت

اسلام دنیا کا واحد دین ہے جس نے صاف صاف اعلان کیا کہ:

ترجمہ: "دین میں کوئی زبردستی نہیں" (2:226)

ترجمہ: "اور کہہ دو یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نہ مانے۔" (الکہف: 29)

اور اپنے رسول ﷺ سے فرمایا کہ:

ترجمہ "آپ کرتے رہیں، آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں، ان پر زبردستی کرنے والے نہیں" (الغاشیہ 21:22)

"ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑ لیں ان کی طرف سے آپ جوابدہ نہیں ہوں گے" (2:119)

اور اس طرح کی کئی آیات اسلامی دعوت کے اسلوب کو واضح کرتی ہیں۔ اس حوالے سے علامہ محمد غزالی مصری فرماتے ہیں:

"جو دین بار بار کائنات کے حقائق پہ غور کرنے کی دعوت دیتا ہو، جو قدم قدم پر عقل سے کام لینے کی اپیل کرتا ہو، جو اپنی دعوت کی بنیاد عقل سلیم اور ٹھوس منطق پر رکھتا ہو اسے دل و دماغ تک پہنچنے کی بجائے زور زبردستی کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟"

Scanned with CamScanner

اسلام کے نمایاں پہلو

تعارف

اسلام اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا لینے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کو پیدا کیا، اپنی نعمت سے پروان چڑھایا اور اس کے لیے ایک سیدھا راستہ تیار کر کے اس پر چلنے کی ہدایت دی۔ اسلام کی خصوصیات میں معرفتِ الٰہی شرک کی نفی، اخلاقِ حسنہ، مساوات، عالمگیریت، جامعیت اور کاملیت نمایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"آج کے دن میں نے تمھارا دین تمھارے لیے مکمل کر دیا۔" **(المائدہ)**

اسلام کے علاوہ دیگر جتنے مذاہب ہیں عقائد، ارکان، اخلاق اور معاملات میں اس طرح مکمل تصورات کے حامل نہیں جیسے اسلام ہے۔

معرفت توحید کا حامل دین

آج دنیا پر واضح ہو گیا ہے کہ ہر مذہب کی اہم ترین خصوصیت اور سچائی کی دلیل صرف معرفتِ الٰہی اور مسئلۂ توحید ہے۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسے یہی وحی کی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہٰذا تم میری عبادت کرو" **(الانبیاء: 25)**

بقول اقبال:

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
میاں حق و باطل نہ کر قبول

آسان دین

اسلام کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ آسان دین ہے۔ اس کی تعلیمات میں کوئی ابہام اور پیچیدگی نہیں۔ اس کی بنیاد اس اقرار پر ہے کہ اللہ واحد ہے۔ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی جیسے صفات بیان کی ہیں، ان کا موازنہ عیسائیت اور یہودیت میں بیان کی گئی صفات سے کریں تو اندازہ ہو جائے گا کہ زیادہ وضاحت اور جامعیت کہاں پر ہے۔

Scanned with CamScanner

شرک کی نفی پر مبنی دین

اسلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کی تمام صورتوں کو مسترد کرتا ہے
اسلام شرک کو عقل کی توہین اور انسانیت کا زوال قرار دیتا ہے۔
کیونکہ اسلام کی نگاہ میں فطرت کے مختلف عناصر کے درمیان انسان ایک
آزاد آقا کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ نہ کائنات کا غلام ہے نہ وجود کا خادم
بلکہ وہ مستقل ارادہ اور روشن اختیار کا مالک ہے۔ ساتھ ہی وہ نظام کائنات
کا ایک حصہ بھی ہے۔ شرک کے حوالے سے ارشادِ الٰہی ہے:
"جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً اس پر اللہ نے جنت
حرام کر دی" (5:72)

"بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے"۔ (31:13) لقمان

مکمل کتاب کا حامل دین

اسلام مکمل کتاب کا حامل دین ہے۔ وہ کتاب جس میں کوئی
شک نہیں۔ جس کا تعارف اللہ تعالیٰ نے یوں کروایا ہے:
"یہ وہ کتاب ہے جس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں" (2:2)
قرآن کریم ہی وہ واحد کتاب ہے جس کے نازل ہونے کے اتنے عرصے بعد بھی
اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں" (الحجر: 9)

اخلاقِ حسنہ کا جامع دین

اسلام کی خصوصیات میں اخلاقِ حسنہ کی تعلیم بھی ہے۔ نبی کریمؐ کا
ارشاد ہے: "میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک ترین اعمال کی تکمیل کے لیے
نبی بنایا گیا ہوں"۔ ہمارے سامنے اخلاق کی بہترین مثال حضرت
محمدؐ ہیں۔ آپؐ بہترین اخلاق کا عملی نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ کچھ صحابہ اکرامؓ حضرت
عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا۔
تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا: "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ آپؐ کا
اخلاق کل قرآن ہے"۔

Scanned with CamScanner

آپ نے ہمیں بھی اچھے اخلاق کی تجویز دی۔ آپ نے فرمایا: "تم میں سے بہتر شخص (مسلمان) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔"

قرآن مجید میں حضرت محمدؐ کے اخلاق پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور بلاشبہ آپ یقیناً عظیم اخلاق پر ہیں" (68:4)

اسلام نے نہ صرف انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے بلکہ جانوروں اور پرندوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حضرت محمدؐ نے ایک دفعہ ایک صحابی کی سرزنش کی کیونکہ ان کا اونٹ پیاسا تھا۔ آپ نے واقعہ معراج کے بعد فرمایا: "ایک عورت کو جہنم سزا دی گئی کیونکہ اس نے اپنی بلی کو بھوکا پیاسا مار دیا۔"

عملی دین

اسلام ایک عملی دین ہے جو مادی اور روحانی دونوں طرح کی کامیابیوں کا ضامن ہے۔ دعائے رسولؐ ہے:

"اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور مقبول عمل طلب کرتا ہوں۔"

بعض لوگوں نے یہ دیکھ کر کہ اسلام نے توکل کی تعلیم دی یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام عمل کے منافی ہے۔ سورۃ النجم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"انسان کے لیے وہی ہے جس کے لیے اس نے کوشش کی۔" (النجم: 39)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو ایمان کے ساتھ اچھے اعمال کرتا ہے اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی، ہم اس کی کوشش کو لکھ رہے ہیں" (الانبیاء: 94)

اخوت پر مبنی دین

اسلام کا ایک نمایاں پہلو اخوت ہے۔ اسلام بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ نبی کریمؐ کے فیضان صحبت سے اسلام میں داخل ہونے والوں میں جو اخوت قائم ہوئی وہ ایسی برتر و اعلیٰ ہے جس کی مثال تاریخ عالم میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔ یہ اسلام کا احسان ہے کہ ریاست مدینہ کی بنیاد

Scanned with CamScanner

پڑی تو سب سے پہلے اخوت کے رشتے میں ریاست کے شہریوں کو باندھ دیا گیا جس سے ان کی خوراک اور رہائش کا بندوبست بھی ہوا اور مساوات، محبت میں اضافہ بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بلاشبہ مومن بھائی بھائی ہیں، چنانچہ اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" (الحجرات 49:10)

بقول علامہ اقبال:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

انسانیت کو بلندی پر پہنچانے والا دین

اسلام سے پہلے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے جو اعتقادات تھے ان پر غور کیجیئے: یہودیوں کا اعتقاد، یعقوبؑ، داؤدؑ اور عزیرؑ کی نسبت کہ ان میں سے ہر ایک اللہ کا بیٹا تھا یا بڑا بیٹا تھا۔ عیسائیوں کا اعتقاد مسیح کی نسبت کہ وہ خدا کا بیٹا یا الوہیت کے تین ارکان میں سے ایک ہے۔ یہ اسلام کا احسان ہے جس نے انسانیت کے درجے کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو انسان بنا کر پھر ان کے مراتب روحانیت کو برتر ثابت کیا۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ الوہیت کی صفت کا رتبہ بلند رہے اور انسانیت کا درجہ بھی اپنے کمال تک پہنچ جائے۔ تب یہ تعلیم دی گئی کہ نیک لوگ بھی انسان ہی ہیں، اللہ کی مخلوق اور اللہ کے بندے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے حبیبؐ ہم نے آپ سے پہلے جنھیں رسول بنا کر بھیجا وہ انسان ہی تھے، ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے۔" (الانبیاء 7)

تعصب سے پاک دین

اسلام کو بدنام کرنے کے لیے بہت سے جھوٹے الزام لگائے گئے اور بعض الزام تو وہ ہیں جو الزام لگانے والوں میں ہی ثابت تھے مگر انھوں نے ہوشیاری کی کہ اپنے کرتوت چھپانے کے لیے اپنی باتوں کو مسلمانوں کے سر تھوپ دیا اور پھر نااہل مسلمانوں کے افعال کو اسلام کی تعلیم کا نتیجہ قرار دے کر دین اسلام کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

Scanned with CamScanner

جب کہ اسلام کا نمایاں وصف یہ ہے کہ اسلام ہر طرح کے تعصب کی نفی کرتا ہے۔

محبت تقسیم کرنے والا دین

اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے۔ اسلام محبتِ الٰہی کی تعلیم ان الفاظ میں دیتا ہے: وہ رب العلمین ہے، ہر چیز جو نشو نما قبول کر سکتی ہے، اسے وجود بخشنے والا اور اس کی ہستی کو قائم رکھنے والا۔ وہ رحمٰن ہے۔ یعنی کمال رحمت والا۔ وہ رحیم ہے۔

اسلام دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا سکھاتا ہے۔ اسلام انسانیت کا نام ہے۔ دینِ اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں خواہ وہ صدقہ جاریہ کا معاملہ ہو یا سہولیات کا معاملہ ہو، یا پھر ماحولیاتی تحفظ ہو، ہر معاملے میں رہنمائی عطا کی ہے۔ حدیث قدسی ہے: "اللہ تعالیٰ اس انسان سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے جو بیمار کی عیادت کو نہیں جاتا۔"

اسلام نے دوسروں کے حقوق پورے کرنے پر بہت زور دیا ہے خواہ وہ پڑوسیوں کے حقوق ہوں، یتیموں کے، مزدوروں کے یا عورتوں کے۔

ایک حدیث میں ہے "تم اہل زمین پر رحم کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا" ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے حدیث ہے: "سرسبز درخت لگانا بھی صدقہ جاریہ ہے" ایک اور حدیث ہے: "پانی کا اسراف مت کرو اگرچہ تم بہتی نہر پر ہی کیوں نہ ہو" حدیث پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اسراف سے بچیں تو ہم اپنے اس مسئلے پر قابو پا سکتے ہیں کیونکہ اسراف ہی ایسی بیماری ہے جو بڑی سے بڑی نعمت کو وقت سے پہلے ختم کر دیتی ہے۔

عالمگیر دین

اسلام ایک عالمی دین ہے۔ یہ کسی مخصوص ماحول میں محدود نہیں ہے نہ کسی نسل یا زمانے سے خاص ہے۔ یہ ایک مطلق انسانی حقیقت ہے جو ہر زمان و مکاں کے لیے کارساز ہے۔ جیسے اسلام عالمگیر دین ہے اسی طرح آخری رسالت بھی عالمگیریت کی حامل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" اے نبی آپ ارشاد فرمائیں: اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" (الاعراف: 158)

Scanned with CamScanner

"اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لیے رحمت کرتے ہوئے"
الانبیا (21:107)

مساوات کا حامل دین

اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مساوات کا دین ہے۔ مساوات کے معنی ہیں ہر شخص کو شرعاً اور قانوناً وہ تمام حقوق حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی دین کے اندر حاصل ہیں۔ اس کی مثال ایسے بھی دی جا سکتی ہے کہ مسجدوں اور قبرستانوں میں کبھی امیر اور غریب کا فرق نہیں کیا گیا۔ حج کے موقع پر بھی مساوات کا درس ملتا ہے۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے، مختلف زبانیں بولنے والے، مختلف رنگ و نسل کے لوگ جب حج کے موقع پر یک زبان ہو کر لبیک اللھم لبیک کی صدا بلند کرتے ہیں تو مساوات کی ایسی مثال نظر آتی ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ بقول علامہ اقبال:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

قومیت سے بالاتر دین

اسلام نے نسل، زبان اور رنگ کے امتیازات کو مٹایا، کمزور اور طاقتور کو ہموار سطح پر کھڑا کیا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ فوقیت کی بنیاد صرف تقویٰ ہے"۔
اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات: 13)

"تم سب انسانوں میں عزت والا وہ ہے جو اللہ کی تعظیم میں سب سے بڑھا ہوا ہے"۔

Scanned with CamScanner

فساد کی ممانعت پر مبنی دین

اسلام سرکشی اور فساد کا دشمن ہے اور شروع سے ہی آزادی اور انصاف کی صدا بلند کرتا اور ظلم سے برأت کا اعلان کرتا رہا ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "جس نے کسی کو ناحق قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا، اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے ایک انسان کو بچایا اس نے گویا پوری انسانیت کی جان بچائی" (المائدہ: 22)

سماجی انصاف کا حامل دین

اسلام کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس نے حقیقی سماجی انصاف اور حقیقی جمہوریت کے قیام کے لیے ایک ممتاز نظام بنایا، جس کے سائے میں آزادیاں پروان چڑھیں اور عوام کو ہر ظلم و ستم سے نجات ملی۔ اسلام نے خلافت کا نظام متعارف کروایا جس کی مثال آج بھی ہمارے سامنے ہے۔ دورِ خلافت میں جو بھی نظام قائم ہوئے وہ آج تک دورِ حاضر میں چلتے آ رہے ہیں جن میں عدل و انصاف کا نظام سرِفہرست ہے۔

حضرت عمرؓ کا قول ہے: "جو حکمران عدل کرتے ہیں وہ راتوں کو بے خوف سوتے ہیں"

وہ یہ بھی فرماتے تھے: "میرے دور میں اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوک سے مر گیا تو اس کی سزا مجھے بھگتنا ہوگی"۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا نمایاں پہلوؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سوا انسانیت کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ اسلام کی خصوصیات کو اختیار کر کے دنیا حقیقی طور پر امن اور سلامتی کے سائے میں رہ سکتی ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری دین ہے جو علاقائی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ مسلمان بیک وقت موسوی، عیسوی اور محمدی ہو سکتا ہے کیونکہ یہی اسلام کی روح عالمگیریت ہے۔

Scanned with CamScanner